علمی مضامین سلسلہ نمبر ۴۸

''اَلحامد ٹرسٹ'' نزد جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ روڈ لاہور کی جانب سے شیخ المشائخ محدثِ کبیر حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اہم خطوط اور مضامین کو سلسلہ وار شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جو تا حال طبع نہیں ہو سکے جبکہ ان کی نوع بنوع خصوصیات اس بات کی متقاضی ہیں کہ افادۂ عام کی خاطر اِن کو شائع کر دیا جائے۔ اسی سلسلہ میں بعض وہ مضامین بھی شائع کیے جائیں گے جو بعض جرائد واخبارات میں مختلف مواقع پر شائع ہو چکے ہیں تا کہ ایک ہی لڑی میں تمام مضامین مرتب ویکجا محفوظ ہو جائیں۔ (اِدارہ)

پاکستان میں نفاذِ شریعت کے لیے اِقدامات

مکتوبِ گرامی بنام حضرت اَقدسؒ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِدارہ تحقیقاتِ اِسلامی

اِسلام آباد (پاکستان)

گرامی قدر مکرم ومحترم زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اُمید کہ مزاجِ گرامی بعافیت ہوں گے، اِدارہ تحقیقاتِ اِسلامی اپنے ماہانہ مجلّہ ''فکر ونظر'' کا نفاذِ شریعت نمبر شائع کر رہا ہے۔ یہ خصوصی شمارہ اِنشاء اللہ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ کا شمارہ ہوگا۔

پاکستان میں نفاذِ شریعت کے سلسلہ میں جو کچھ علمی وفکری اَور عملی کام ہوا ہے اِس میں اُس کا مکمل تعارف ہوگا۔

ہماری کوشش یہ ہے کہ اِس میں زیادہ سے زیادہ علماء کے علمی نگارشات شامل ہوں۔ ہم نے اپنے طور پر بھی ایک مختصر فہرستِ عنوانات بنائی ہے، وہ بھی ہمراہ منسلک ہے لیکن یہ

ضروری نہیں ہے کہ آپ اِسی دائرے میں محدود ہو کر کچھ لکھیں۔ مرکزی عنوان ''پاکستان میں نفاذِ شریعت'' کی روشنی میں آپ جو بھی مناسب خیال فرمائیں، تحریر فرماویں۔ آپ کے تعاون کے بغیر ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔

آپ اپنی گوناں گوں مصروفیات کے باوجود اُمید ہے کہ ہمیں اپنے رَشحاتِ قلم سے نوازیں گے اَور فکر و نظر کے صفحات کو عزت بخشیں گے۔

رُکن مجلس اِدارت ماہنامہ فکر و نظر کی حیثیت سے بھی اَور ذاتی طور پر بھی آپ سے تعاون کی درخواست ہے۔

والسلام مع الاحترام

ناچیز محمد میاں صدیقی

۳۰ رنومبر ۱۹۸۱ء

حضرت اَقدسؒ کی طرف سے جوابی مکتوب

محترم و مکرم دام مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ موجودہ ملکی حالات میں ایک موضوع بہت اہم معلوم ہوا اِسی پر اپنی تجاویز بھیج رہا ہوں ملاحظہ فرمالیں۔ یہ تجاویز اگر نجی طور پر بھی صدرِ محترم تک پہنچ سکیں تو اِس کی بھی کوشش فرمائیں۔

اِن تجاویز کو علماء کی کسی سیاسی جماعت کے بغیر عملی جامہ نہیں پہنایا جاسکتا میں اِن تجاویز پر اِسی نقطۂ نظر سے غور کرتا رہا ہوں، ہمارے طبقہ میں جو سب سے مؤثر جماعت ہے وہ معلوم ہی ہے۔

منسلکہ اَوراق تجاویز میں جو کچھ تحریر ہے وہ تو میں نے اِنفرادی طور پر متعدد علماء کو دِکھایا بھی ہے۔ اِس کے علاوہ یہ تجویز بھی نفاذِ نظامِ اِسلامی کے لیے ذہن میں آرہی ہے کہ ذی اِستعداد علماء کو وکالت کا حق دیا جائے کہ وہ وکلاء کی طرح عدالت میں پیش ہو سکیں۔

اُنہیں اِسلامی وکیل کی ڈگری دے کر باقاعدہ وکیل کا درجہ دیا جائے چاہے مجسٹریٹ سے لے کر سپریم کورٹ تک۔ سماعت کرنے والے یہی لوگ ہوں جواَب ہیں، کیس اَور دلائل سن کر شرعی فیصلہ دے دیں۔ مذہب متعین کر دیا جائے کہ فیصلے فقہ حنفی کے مطابق ہوں گے تاکہ کوئی پرویزی قسم کا آزادفکر جج فیصلوں میں خرابی نہ لائے اَور مذہب کھلونا نہ بنے۔

(ویسے بھی ریاست کے مذہب کی تعیین اِنتہائی ضروری ہے (جواَب بھی ہو سکتی ہے)۔

سول اَور مارشل عدالتوں کے فیصلوں سمیت تمام مسائل وحوادث میں عدالتِ شرعیہ کی طرف رجوع کی اِجازت ہو اَور اِس کی ہی برتری تسلیم کی جائے۔ یہ بات خود ایک مسلمان حاکم پر فرض ہے کہ وہ تسلیم کرے اَور تسلیم کرائے۔

یہ حصہ میرے دُوسرے سابق مضمون میں نہیں ہے جو منسلک ہے اِس لیے یہ بعد میں اَور الگ لکھ رہا ہوں۔

والسلام

حامد میاں غفرلہٗ

۸؍ دسمبر ۱۹۸۱ء

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّابَعْدُ !

پاکستان میں نفاذِ شریعت کے لیے اِقدامات، مشکلات اَور اُن کا حل

اِس عنوان کے تحت میری دو تجاویز ہیں۔ ایک کا تعلق عدلیہ سے ہے اَور دُوسری کا تعلق مرکزی اسمبلی کے اِنتخابات سے ہے کہ آئین میں جس طرح اَور ترامیم کی گئی ہیں ایک ترمیم تناسب نمایندگان کے بارے میں کر دی جائے کہ

ملک کی اِکیاون فیصد سیٹیں صرف علماء کے لیے ہوں گی چاہے وہ آپس کے اِتفاق سے اُن سیٹوں سے آجائیں چاہے عالم کے مقابلہ میں عالم کھڑا ہو اَور ووٹ سے کوئی ایک جیت جائے۔ اِس صورت میں عالم

کے اَوصاف وشرائط کا تعین حکومت خود کرے گی اِس طریقۂ اِنتخاب کی مثال اِیران میں موجود ہے۔ بقیہ ۴۹ فیصد سیٹیں سیاسی جماعتوں کے لیے ہوں۔

دُوسری صورت یہ ہوسکتی ہے کہ علماء چالیس فیصد، ریٹائرڈ فوجی بیس فیصد اَور سیاسی جماعتیں چالیس فیصد کا تناسب مقرر کرکے اِنتخابات کرادِیے جائیں، اِس طرح اِنتخابات کرادینے سے بہت سے ایسے خطرات جن کا ٹلنا مشکل نظر آرہا ہے ٹل جائیں گے۔ موجودہ حکومت جس حکومت کو اِقتدار منتقل کرے گی وہ سنجیدہ اَور مصلح ہوگی۔ ملک ہر قسم کی داخلی پراگندگی سے بچا رہے گا۔ فوج کو بھی اِطمینان ہوگا کہ سابق فوجی بیس فیصد کے تناسب سے نمایندگی کررہے ہیں اَور آئینی تحفظات جو صدرِ مملکت چاہیں اپنے لیے پہلے ہی طے کرسکیں گے۔

بہرحال یا تو بادشاہت ہو یا کمیونزم ہو اِن ہی دو صورتوں میں اِنتخابات سے بچا جا سکتا ہے لیکن کمیونزم میں پہلی بار تو اِنتخابات لازماً ہوا کرتے ہیں پھر وہ نمایندہ تاحیات ممبر رہتا ہے۔ یہ دونوں صورتیں ہمارے ملک میں نہ ہیں نہ ہوسکتی ہیں اِس لیے اِنتخابات کے سواء کوئی راستہ نہیں۔

مارشل لاء عارضی قانون ہے۔ عارضی قانون والی حکومت بھی عارضی اَور عبوری دَور ہی کے لیے ہو سکتی ہے اِس کے دَوام کی کوشش غلط ہے اِسے تبدیل ہونا چاہیے مگر اِس طرح کہ اَور کوئی خرابی بھی رُونما نہ ہونے پائے اَور اِس کے لیے اَسلم صورت یہی نظر آتی ہے جو میں نے ذکر کی۔

اِنتخابات کا کوئی بھی فارمولا ہو وہ آج تو چل سکتا ہے لیکن اگر ملک میں خدانخواستہ کسی قسم کا ہنگامہ کھڑا ہوگیا تو پھر قوم کو اِعتماد میں لے کر مفید الیکشن کرانا ممکن نہ رہے گا۔ لوگ پھر کسی بات کا اِعتبار نہیں کرتے اِس لیے اِس کام کو مفید ترین طریقہ پر مکمل کرادینے میں قطعاً دیر نہ کرنی چاہیے۔

دُوسری تجویز جو میں نے پہلے سے لکھ رکھی تھی ص ۲ پر شروع ہوتی ہے۔

نظامِ اِسلامی بروئے کار لانے کے لیے دو مؤثر فارمولے

صدرِ مملکت پاکستان چند سال سے یہ اِعلان کررہے ہیں کہ وہ ملک میں نظامِ اِسلامی نافذ کرکے رہیں گے اِس طرح گویا وہ اِنقلابِ اِسلامی کے داعی بن رہے ہیں۔ اَور اگر واقعی وہ نظامِ اِسلامی نافذ کردیں تو یہ اُن کا اِنقلابی اِقدام ہوگا۔

ہم بناءِ پاکستان کے وقت سے یہی مطالبہ کرتے آئے ہیں اَور اَب بھی کرتے ہیں اِس لیے عرض ہے کہ صدرِ محترم اگر اِسلامی اِنقلاب لانا چاہتے ہیں تو اُنہیں اِسلام کے غلبہ اَور اُس کے قانونی نفاذ کے لیے دو قسم کے اِقدامات کرنے ضروری ہیں۔

(۱) عدلیہ کی تبدیلی :

الف : چیف جسٹس اَور اُس کے تمام ساتھی جج عالم مقرر کیے جائیں اَلبتہ چیف جسٹس اگر اپنے ساتھ اپنی اِمداد کے لیے کسی اَنگریزی قانون دان جج یا بین الاقوامی ماہرِ قانون وکیل کو جج رکھنا چاہے تو اُسے اِس کا اِختیار ہو۔

ب : اَعلیٰ عدالت (سپریم کورٹ) عدالت ہائے عالیہ (ہائی کورٹ) سیشن کورٹ اَور مجسٹریٹ درجہ کے سب عہدہ دَاران عدلیہ (دیوانی و فوجداری) صرف علماء مقرر کیے جائیں۔

یہ اِقدامات عملاً نفاذِ نظامِ مصطفیٰ کے لیے ضروری ہیں۔ ورنہ فرسودہ اَنگریزی قانون کے ماہرین میں چند علماء کی شمولیت چنداں مفید نہیں۔ یہ تین علماء بھی پہلے علماء کی طرح ناکام ہو کر نکل آئیں گے۔

ج : شرعی عدالتوں کے تحت مارشل عدالتیں بھی آئیں گی اِسلامک لاء کی برتری مارشل لاء پر تسلیم کرنا ہوگی۔ یہ دینی فریضہ ہے اِس لیے اِسے صاف اَور واضح طرح تسلیم کیا جائے۔ علماء کی عدالتیں اِسلامی مارشل لاء کے تحت فیصلہ دیں گی۔ اِسلام کے مارشل قوانین پر خود اِمام محمد رحمة اللہ علیہ کی جلیل القدر کتاب ''سِیَرِ کَبِیْر'' مع شرح تین جلدوں میں موجود ہے۔

د : وزیرِ قانون بھی عالم ہی ہو۔

قانونِ اِسلامی کے نفاذ کے لیے قوتِ علمی و عملی دونوں دَرکار ہیں ایک قوت ''قوتِ علمی'' علماء کے پاس ہے دُوسری قوت ''عمل و نفاذ'' صدرِ مملکت کے پاس ہے یہی دو طاقتیں بروئے کار لانی ضروری ہیں۔

علماء کے علاوہ اِس قانون کو کوئی نہیں جانتا اَور جس چیز کو کوئی نہیں جانتا ہو وہ اُسے کیسے عمل میں لاسکتا ہے؟

اگر نظامِ اِسلامی کا نام ہزار بار بھی لیا جائے تب بھی وہ نہ آئے گا جب تک کہ عملاً ہی اُسے نہ لایا جائے تجاویز اَور خاکوں سے یا بتدریج اِسلامی قوانین کے اِجراء سے حکومتِ وقت کو اِسلامی اِنقلاب لانے میں

کبھی کامیابی نہیں ہو سکتی۔ یہ قانون جب بھی آئے گا ایک دَم پورا آئے گا۔ اَور نا تمام حالت ایک ایک اِسلامی قانون اَنگریزی قانون کے ساتھ ملا کر جاری کرنا ایسا ہے جیسے آدھا کلمہ پڑھا جائے یا ناپاک چیز پاک پانی میں ڈال دی جائے۔ اِن ناپاک قوانین کا وجود اَور بالا دستی دونوں ہی ختم ہونی ضروری ہیں۔ یہ اَنگریز کے مسلّط کردہ قوانین پر پیچ ہیں اَور اِنہیں قصدًا پر پیچ بنا کر مسلّط کیا گیا ہے تاکہ دو جھگڑنے والوں کا قضیہ طے نہ ہو مقدمہ طویل تر ہو جائے اَور اُن کی آپس کی دُشمنی اِتنی مستحکم ہو جائے کہ نسلاً بعد نسل چلتی رہے۔

اِن ہی منحوس قوانین کی بدولت تصفیہ طلب مقدمات کی فائلوں کے اَنبار لگ گئے ہیں۔ اِسلامی قانون کے نفاذ کے بعد یہ سب مقدمات بلا مبالغہ صرف ایک یا زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ سال میں طے ہو جائیں گے اَور اِس خوبصورتی سے فیصلے ہوں گے کہ مسلمانوں کی آپس کی دُشمنیاں بھی ختم ہو جائیں گی۔

اِس ملک میں اَکثریت حنفی حضرات کی ہے لہٰذا اِس ملک کا قانون حنفی ہی ہوگا جیسے اِیران میں اَکثریت ہی کا قانون نافذ کیا گیا ہے۔

جدید مسائل کا حل :

جدید مسائل جب بھی پیش آئے اُن پر علماء نے غور کیا ہے اَور فتاوی شائع کیے ہیں مثلاً ''بندوق کی گولی سے شکار، زوجہ مفقود الخبر کے اَحکام، لاؤڈ اسپیکر پر نماز، رؤیت ہلال، مشینی ذبیحہ، خون چڑھانا، اعضاء کی پیوند کاری، جدید اِقتصادیات اَور اِسلامی اِقتصادیات'' ایسے موضوعات پر برابر تصانیف ہوتی رہی ہیں۔

علماء کا یہ آل پاکستان نمائندہ اِجلاس مذہب کا نمائندہ اِجلاس ہے۔ یہ اِجلاسِ علماء حکومت سے اِس کا مطالبہ کرتا ہے کہ وہ جلد اَز جلد صحیح طریقہ کار اِختیار کر کے نظامِ مصطفٰی ﷺ نافذ کرے۔ ہم اِس نکتہ پر اپنے ساتھ بلا اِمتیاز ہر جماعت کو لینے کے لیے تیار ہیں اَور زیادہ سے زیادہ جماعتوں کو اپنے ساتھ ملائیں گے۔

نوٹ : مذکورہ بالا صورت میں عدلیہ کے اَفراد کے لیے اُن کی تنخواہیں اَور وکلاء کے لیے وظائف جاری کیے جائیں اَور اُنہیں علومِ دینیہ کی مکمل تعلیم دِلائی جائے تاکہ یہ پھر اپنے فرائض اَنجام دے سکیں۔ اُن کے لیے تعلیمی اِنتظام اُن کے شایانِ شان اَنداز سے ہونا چاہیے۔ اِس سلسلہ میں ممالکِ اِسلامیہ عربیہ سے بھی بھر پور تعاون حاصل کیا جائے۔

(۲) بحالی اِسلامی جمہوریت :

صدرِ محترم کو اِسلامی اِنقلاب کی تکمیل کی طرح اِسلامی جمہوریت بحال کرنے کا وعدہ بھی پورا کرنا چاہیے تاکہ ہر طبقہ مطمئن ہو اَور فوج کے تادیر اِقتدار پر قابض رہنے اَور پابندیاں بڑھاتے رہنے کی وجہ سے عوام میں جو نفرت پیدا ہوئی ہے اُس کی تلافی ہو سکے۔

لیکن صدرِ محترم کے لیے جو داعی اِنقلابِ اِسلامی ہیں ضروری ہے کہ قومی اسمبلی میں بھی علماء کی نمایندگی کی اَکثریت کا آئین میں اِضافہ کریں اَور اِنتخابات کرادیں۔ اِس طرح ایک دینی ماحول کی طرف اِقتدار کی پُرسکون منتقلی قوم میں نہایت دَرجہ اِعتدال قائم رکھے گی قوم میں اِیثار قربانی اَور حسن کردار و اَخلاق کی وہ صفات نمودار ہوں گی جو حکمران طبقہ اَور عوام کے لیے یکساں طور پر مفید ہوں گی۔ اِنشاءاللہ۔

جامعہ مدنیہ جدید کے فوری توجہ طلب ترجیحی اُمور

(۱) زیرِ تعمیر مسجد حامدؒ کی تکمیل

(۲) طلباء کے لیے مجوزہ دَارالاقامہ (ہوسٹل) اَور درسگاہیں

(۳) اَساتذہ اَور عملہ کے لیے رہائش گاہیں

(۴) کتب خانہ اَور کتابیں

(۵) زیرِ تعمیر پانی کی ٹنکی کی تکمیل

ثواب جاریہ کے لیے سبقت لینے والوں کے لیے زیادہ اَجر ہے۔